Regd. No. L. 5254 ——— بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ——— رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

یوم:- جمعہ

جلد ۴۴/۹ | ۷ صلح ۱۳۳۴ھش ٭ ۷ جنوری ۱۹۵۵ء | نمبر ۶

اخبار احمدیہ

ربوہ ۷ جنوری — سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ

"نزلہ کی تکلیف ابھی ہے اگرچہ پہلے سے افاقہ ہے آواز بھی بیٹھی ہوئی ہے۔"

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ہماری ساری عزتیں اسلام ہی سے وابستہ ہیں اگر دنیا میں اسلام کو عزت حاصل نہیں تو ہماری بھی کوئی عزت نہیں

اس وقت قریباً سب اسلامی ممالک ہی خطرات میں گھرے ہوئے ہیں ان کے لئے خصوصیت سے دعائیں کرو

"الفضل" کے بعد بدر قادیان۔ ریویو آف ریلیجنز۔ الفرقان اور خالد کی توسیع اشاعت کے لئے تحریک

جلسہ سالانہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر

(مرتبہ:- خورشید احمد)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ میں مورخہ ۲۷ دسمبر کی تقریر میں جو متفرق امور بیان فرمائے ان کا ایک حصہ کل شائع ہو چکا ہے باقی حصے کا خلاصہ اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔

"بدر" قادیان:- ہندوستان کے لئے بدر اخبار ہے جو قادیان سے شائع ہوتا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ اس نے کوئی خاص ترقی نہیں کی۔ "بدر" والوں کی خواہش ہے کہ پاکستان کے احمدی بدر کے خریدار بنیں۔ میں یہ تو نہیں کہتا کہ بدر نہ خریدو اگر تم قادیان کے حالات سے باخبر رہنا چاہتے ہو تو بدر ضرور خریدو۔ لیکن میں یہ ضرور کہونگا کہ اگر پاکستان کے احمدیوں پر ہی بدر نے چلنا ہے تو پھر ہندوستان میں اس کے ذریعہ کس طرح انقلاب پیدا ہوگا؟ انقلاب سے میری مراد کوئی سیاسی انقلاب نہیں ہے۔ بلکہ روحانی اور مذہبی انقلاب ہے۔ ہندوستان میں اب بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہزارہا احمدی موجود ہیں۔ اگر وہ پوری توجہ کریں تو نہ صرف احمدیوں میں بلکہ غیر احمدیوں میں بھی بدر کی اشاعت کافی وسیع ہو سکتی ہے۔ جب میں نے الفضل جاری کیا تو اس وقت یہ ہفت روزہ تھا۔ ابھی اسے جاری ہوئے چند ہفتے ہی ہوئے تھے کہ اس کی مقبولیت کا یہ عالم ہو گیا کہ سندھ سے ایک شخص کی چٹھی آئی کہ اس ہفتے الفضل نہیں ملا۔ اس نے لکھا کہ ایک ہفتہ ہی ہوا ہے کہ میری شادی ہوئی ہے۔ اور مجھے اپنی بیوی سے بہت محبت اور پیار ہے۔ لیکن اگر وہ مر جاتی تو مجھے اتنا صدمہ اور افسوس نہ ہوتا۔ جتنا الفضل کے نہ آنے سے مجھے ہوا ہے۔ اسی طرح انہی دنوں کی بات ہے مولانا ابوالکلام صاحب آزاد جیل میں تھے۔ حکومت نے انہیں صرف ایک اخبار منگوانے کی اجازت دی اور ان سے پوچھا کہ کونسا اخبار آپ منگوانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے باقی سب اخبارات پر الفضل کو ترجیح دی اور کہا کہ میرے لئے الفضل منگوانے کا انتظام کیا جائے۔ یہ واقعات بتاتے ہیں کہ اگر اخبار کو دلچسپ اور مفید بنانے کی کوشش کی جائے تو اس کی نہ صرف اپنوں میں بلکہ غیروں میں بھی کتنی اشاعت ہو سکتی ہے پس بدر کو ہندوستان میں مقبول بنانے کی کوشش کرو جیسا کہ میں نے کہا ہے پاکستان کے احمدیوں کو بھی بدر خریدنا چاہیئے۔ لیکن جس زور سے میں پاکستان کے احمدیوں کو الفضل خریدنے کی تحریک کرتا ہوں۔ اس زور سے بدر کے لئے تحریک نہیں کر سکتا۔ کیونکہ الفضل پاکستان کے لئے ہے اور بدر کی اشاعت کا اصل میدان ہندوستان ہونا چاہیئے۔

رسالہ ریویو آف ریلیجنز:- تیسری تحریک میں ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) کے لئے کرنا چاہتا ہوں۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یادگار ہے۔ اس وقت آپ کے زمانہ کے پرچوں میں سے سوائے ریویو کے اور کوئی نہیں ہے۔ آپ نے اپنے زمانہ میں اس کی اشاعت دس ہزار تک پہنچانے کی خواہش کا اظہار فرمایا تھا۔ اور جماعت کی موجودہ تعداد کے پیش نظر دس پندرہ ہزار خریدار کا ہونا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ اس کی خریداری اس وقت بہت ہی کم ہے۔ یہ رسالہ بیرونی ممالک میں اسلام اور سلسلہ کو روشناس کرانے کے لئے بہت اچھا کام کر رہا ہے۔ اس کی اشاعت بڑھانے کی طرف بھی جماعت کو خاص توجہ کرنی چاہیئے۔

رسالہ الفرقان:- چوتھا پرچہ الفرقان ہے جو ماہوار شائع ہوتا ہے۔ اس کے پیش نظر زیادہ تر دینی مضامین ہیں جماعت اسلامی۔ رسالہ طلوع اسلام اور بہائیت وغیرہ کا رد اس میں کیا جاتا ہے۔ گویا پاکستان میں جو دینی مسائل زیر بحث آتے ہیں۔ ان پر احمدیت کے نقطہ نگاہ سے روشنی ڈالنا اس رسالہ کا خاص مقصد ہے میں احباب کو اس کی خریداری کی بھی تحریک کرتا ہوں۔

رسالہ خالد:- پھر خدام کا رسالہ خالد ہے اس کے لئے میں خدام کو کہتا ہوں کہ وہ اپنے اس رسالہ کی خریداری بڑھا کر اپنی بیداری اور مرکز سے اپنی وابستگی کا ثبوت دیں۔

عام دنیوی اخبارات کے متعلق ہماری پالیسی

اس کے علاوہ بعض اور ایسے دنیوی اخبار ہیں۔ جن کا گو جماعت سے تعلق نہیں۔ لیکن وہ جماعت کی پالیسی اور نقطہ نگاہ سے متفق ہیں۔ مثلاً ہماری پالیسی یہ ہے کہ حکومت سے تعاون کیا جائے اور مسلمانوں کے باہمی افتراق کو دور کر کے ان میں زیادہ سے زیادہ اشتراک عمل اتحاد اور اتفاق پیدا کیا جائے تاکہ ملک میں امن وامان کی فضا پیدا ہو اب جو اخبارات بھی اس پالیسی کی تائید کرتے ہیں۔ وہ ہماری تائید اور ہمدردی کے مستحق ہیں۔ مثلاً المصلح کراچی، سول، ملت اور ہفت روزہ لاہور ہے اسی طرح یقیناً اور بھی کئی اخبارات ہوں گے ہمارے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ ایسے ہی اخبارات خریدا کریں جن کی پالیسی ہمارے موافق ہے اگر وہ ایسے اخبار خریدیں گے جو ہماری پالیسی کے خلاف ہیں تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ان کے روپیہ سے حکومت جمہوریت اور احمدیت کے خلاف مضامین لکھے جائیں گے جس سے ملک بھی کمزور ہوگا اور جماعت کے خلاف بھی پراپیگنڈے کو مدد ملے گی۔ پس جب بھی تم اخبار

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

خرید و تو ایسے ہی اخبار خرید و جکی پالیسی حکومت اور جماعت سے ٹکراؤ کی نہ ہو۔

مرکز سلسلہ میں کارکنوں کی کمی

اس کے بعد حضور نے مرکز سلسلہ میں ذمہ دار کارکنوں کی کمی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کی وجہ سے سلسلہ کے انتظامی کاموں میں کمزوری پیدا ہو رہی ہے۔ حضور نے فرمایا یہ ذہنیت دور ہونی چاہیئے کہ ہر چھوٹا بڑا کام خلیفہ ہی کرے۔ جہاں تک انتظامی کاموں کا تعلق ہے وہ بہر حال متعلقہ شعبہ کے کارکنوں نے ہی کرنے ہوتے ہیں۔ اور اس کے لئے موزوں کارکن مہیا کرنا بھی جماعت کا فرض ہے۔ حضور نے اس سلسلے میں نوجوانوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ انہیں خدمت دین کے لئے آگے آنا چاہیئے۔ اسی طرح بشتر احباب کو بھی چاہیئے کہ وہ اپنے آپ کو پیش کریں۔ تاکہ جب تک نوجوانوں کو ٹریننگ نہ دی جا سکے سلسلہ ان کی خدمات سے فائدہ اٹھا سکے

ہماری تمام عزتیں اسلام ہی سے وابستہ ہیں

اس کے بعد حضور نے سیر روحانی کے موضوع پر پُر معارف علمی تقریر شروع فرمائی اور اس تقریر کے بعد جلسہ کو ختم کرنے کا اعلان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا اب ہم سب ملکر دعا کریں گے اور اللہ تعالے کا شکر ادا کریں گے کہ اس نے ایک دفعہ پھر ہمیں اکٹھے ہونے کا موقعہ عطا فرمایا۔ اس موقعہ پر اسلامی ممالک کے لئے خصوصیت سے دعائیں کرو۔ اس وقت قریباً سارے ہی اسلامی ممالک اندرونی اور بیرونی طور پر خطرات میں گھرے ہوئے ہیں۔ ہمیں دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالے نے جو انہیں ایک مدت کی غلامی کے بعد آزادی عطا فرمائی ہے تو اب اس آزادی کی نعمت سے پوری طرح متمتع ہونے کی بھی انہیں توفیق دے۔ درحقیقت اس زمانہ میں سب سے زیادہ مصیبت زدہ تو خود اسلام ہے دعائیں کرو کہ اللہ تعالے پھر اسے عزت کا وہی مقام عطا فرمائے جو پہلے اسے حاصل تھا۔ دراصل ہماری ساری عزتیں اسلام ہی سے وابستہ ہیں۔ اگر دنیا میں اسلام کو عزت حاصل نہیں تو ہماری بھی کوئی عزت نہیں پھر مبلغین کے لئے دعائیں کرو جو مختلف ممالک میں اسلام کی تبلیغ میں مصروف ہیں کہ اللہ تعالے ان کی اور ان کے اہل و عیال کی حفاظت فرمائے اور جس مقصد کے لئے وہ گئے ہوئے ہیں اس میں انہیں کامیابی حاصل ہو۔ پھر یہ دعا کرو کہ اللہ تعالے تمہیں اپنے تئیں دین کی خدمت کے لئے پیش کرنے اور پھر اچھے سے اچھے رنگ میں اپنے عہدوں کو نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ جن کارکنوں نے جلسے کے موقعہ پر کام کیا ہے انہوں نے یہ کام محض اللہ تعالے کی خاطر کیا ہے لیں وہ بھی ہم سب کی دعاؤں کے مستحق ہیں — پھر یہ بھی دعا کرو کہ اللہ تعالے ہماری جماعت کو بڑھانے کے سامان پیدا فرمائے ہمارے خلاف لوگوں کے قلوب میں نفرت اور بغض کے جو جذبات پیدا کر دیئے گئے ہیں انہیں دور فرمائے ہمیں صحیح طور پر کام کرنے اور دوسروں کو نیک کام کو نیک رنگ میں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اختتامی دعا ... حضور نے اور حضور کی اتباع میں سب احباب نے نہایت رقت اور سوز و گداز سے معمور لمبی اختتامی دعا کی اور اس طرح جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۵۴ء بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔

— روزنامہ الفضل ربوہ —

مورخہ ۷ جنوری ۱۹۵۵ء

علم کی ضرورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ پر جماعت کو جن مختلف باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ ان میں سے کچھ باتوں کا ذکر ہم اپنے گزشتہ اداریوں میں کر چکے ہیں۔ ان مختلف باتوں میں سے ایک چیز جماعت کے تمام افراد کو کم سے کم اردو لکھنا پڑھنا سکھانا بھی ہے۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس کے متعلق یہ سکیم پیش کی ہے کہ ہر لکھا پڑھا سال میں کم سے کم ایک ان پڑھ دوست کو معمولی لکھنا پڑھنا سکھا دے۔ حضور نے امسال بھی اس کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اس سے ظاہر ہو سکتا ہے کہ یہ کام اگرچہ اتنا مشکل نہیں ہے مگر ہے نہایت اہم۔ اور اس بات کا متقضی ہے کہ احباب اس کو معمولی بات سمجھ کر نظر انداز نہ کر دیں۔

آج دنیا میں وہی قومیں ترقی یافتہ ہیں جن کے افراد زیادہ سے زیادہ تعداد میں لکھنا پڑھنا جانتے ہیں۔ مغربی اقوام نے گزشتہ صدی میں جو ترقی کی ہے۔ اس کی رفتار بھی تعلیم کی ترقی کے ساتھ ساتھ بڑھتی رہی ہے۔ جوں جوں کسی قوم میں لکھنے پڑھنے والوں کی تعداد زیادہ ہوتی چلی گئی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ وہ قوم تہذیب و تمدن اور علوم و فنون میں بھی ترقی کرتی چلی گئی ہے۔ یہ ایک واضح بات ہے کہ جو شخص اپنی زبان میں لکھنا پڑھنا جانتا ہے۔ وہ خواہ کوئی پیشہ یا فن اختیار کرے۔ اپنے پیشے اور فن میں بھی اس حالت سے زیادہ کامیاب ہوگا جس حالت میں وہ لکھنے پڑھنے سے عاری ہو۔ حتیٰ کہ لکھنا پڑھنا جاننے والا ایک موچی یا جولاہا بھی اپنے پیشہ میں زیادہ کامیابی حاصل کرے گا۔ اس لئے ان پڑھوں کو بھی چاہیئے کہ وہ خود لکھنا پڑھنا سیکھنے کی کوشش کریں۔

ایک مسلمان خاصکر ایک احمدی کے لئے تو لکھنے پڑھنے کے بغیر دین میں بھی ترقی کرنا مشکل ہے۔ اسلام بے شک ایک سادہ دین ہے۔ اور ہر عقلی اور علمی درجہ کے مطابق سمجھ میں آ سکتا ہے۔ مثلاً ایک ان پڑھ بھی یہ آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ اللہ تعالے ہے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس کے فرستادہ ہیں۔ لیکن ایسا ایمان پائیدار نہیں ہوگا۔ وہ کسی وقت بھی ٹھوکر کھا سکتا ہے۔ اور شرک کے گڑھے میں گر سکتا ہے۔ جیسا کہ آج ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمان تعلیم نہ ہونے کی وجہ سے طرح طرح کے مشرکانہ جالوں میں گرفتار ہیں۔

معمولی لکھنا پڑھنا بظاہر معمولی بات نظر آتی ہے۔ مگر اس سے بڑے بڑے نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔ کئی لوگوں کی علم سے فطرہ مناسبت ہوتی ہے کار آ جاتی ہے۔ اور وہ ترقی کرتے کرتے علامہ بن سکتا ہے۔ ایسے واقعات دنیا کی تاریخ میں اکثر ہوتے ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ اسلام بظاہر جتنا سادہ ہے اتنا ہی یہ علمی دین بھی ہے۔ اور علم کے ساتھ ساتھ ہی اسلامی طریق زندگی بھی ارتقائی منازل طے کرتا ہے۔ جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے اسلام حیوان سے ترقی دے کر انسان بناتا ہے۔ اور انسان سے با اخلاق انسان اور با اخلاق انسان سے با خدا انسان بناتا ہے۔ اب اگر غور کیا جائے۔ تو ترقی کے یہ مدارج بغیر علم کے خاطر خواہ حاصل نہیں ہو سکتے۔

یہ ٹھیک ہے کہ بعض دفعہ علم باعث گمراہی بھی بن جاتا ہے۔ مگر یہ علم کی برائی نہیں بلکہ اس کے غلط استعمال کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے جس طرح ہر چیز کا استعمال ہی اسے اچھا یا برا بناتا ہے۔ اگر ایک نادان بچہ چاقو سے اپنا ہاتھ کاٹ لیتا ہے۔ تو چاقو کا قصور نہیں۔ اس کی ذمہ داری بچہ کی نادانی پر عائد ہوگی۔ پانی اور ہوا کتنی مفید چیزیں ہیں۔ ان کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔ مگر غلط ذہنیت ان کا غلط استعمال کر کے اپنی ہلاکت کا سامان کر سکتی ہے۔ اسی طرح باقی چیزوں کا حال ہے۔

اسلام ہر چیز کا صحیح استعمال کرنے پر زور دیتا ہے۔ اس وجہ سے اسلام فطری دین کہلاتا ہے۔ یعنے یہ وہ طریق بتاتا ہے کہ جس سے ہم اللہ تعالے کی پیدا کی ہوئی چیزوں کا استعمال اپنے اور دوسروں کے لئے مفید بنا سکیں۔ اللہ تعالے نے سورۂ فاتحہ میں جو دعا سکھائی ہے کہ

اھدنا الصراط المستقیم

یعنے اے رب العالمین ہمیں سیدھے راستے پر چلا تو اس کے بھی یہی معنے ہیں کہ ہم "علم اشیاء" حاصل کر کے ان کا بہترین استعمال کریں۔ جو تقوے کے مطابق ہو۔

مغربی اقوام کی گمراہی کا باعث یہی ہے۔ کہ انہوں نے "علم اشیا" حاصل کر کے ان کا صحیح استعمال نہیں کیا۔ بلکہ بنی نوع انسان کی لوٹ کھسوٹ اور اسے تباہ کرنے کے لئے استعمال کیا۔ آج مغربی اقوام کی علوم و فنون میں ترقی دنیا کے لئے تباہی کا خطرہ اسی لئے بنی ہوئی ہے کہ انہوں نے تقوے کا سہارا چھوڑ دیا ہے۔ اگر یہ اقوام تقوے اختیار کر لیں۔ اور بجائے شیطان کا آلہ کار بننے کے اللہ تعالے کے بندے بن جائیں۔ تو ان کی یہی ترقیاں دنیا کو جنت میں تبدیل کر دیں باوجودیکہ مغربی اقوام اس وقت تقوے سے عاری ہیں۔ پھر بھی علوم و فنون میں جو انہوں نے ترقی کی ہے۔ وہ دنیا کے لئے بحیثیت مجموعی غیر مفید نہیں کہی جا سکتی۔ اس ترقی کی وجہ سے بہت سی ایجادات وجود میں آ گئی ہیں۔ جن کے وجود سے انسان کو بہت سے مادی آرام حاصل ہوئے ہیں۔ مگر تقوے نہ ہونے کی وجہ سے یہ آرام کے سامان رکھتے ہوئے بھی انسان ان ترقیوں سے مطمئن نہیں ہے۔ کیونکہ ان سامانوں کے ساتھ خطرے بھی بہت سے لپیٹ کر آ گئے ہیں

اسلام ہم کو یہ تعلیم دیتا ہے کہ علوم فنون بھی حاصل کرو۔ مگر تقوے کی حبل متین کو بھی تھامے رہو۔ اگر ہم یہ اعتدال کا راستہ اختیار کریں۔ اور تقوے کے ساتھ "علم اشیاء" میں بھی ترقی کریں۔ تو ہم دنیا میں ایک عظیم انقلاب لا سکتے ہیں۔ ویسا ہی انقلاب جیسا کہ قرون اولےٰ کے مسلمانوں نے برپا کیا تھا انہوں نے تقوے کے ساتھ علوم و فنون میں بھی اتنی ترقی کی کہ اس وقت کی کوئی قوم ان سے مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔

اس کی وجہ یہی تھی کہ اللہ تعالے نے قرآن کریم میں جہاں تقوے پر زور دیا ہے وہاں علم و عقل کے حصول کو بھی ضروری قرار دیا ہے۔ اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی تقوے اور علم کا ایک نہایت معتدل معیار قائم فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ نے جنگ بدر کے لکھے پڑھے قیدیوں کے لئے یہ فدیہ ٹھہرایا کہ وہ مسلمانوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر مسلمان کے لئے کم از کم لکھنا پڑھنا سیکھنا نہایت ضروری ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالے نے اس مہم کے لئے یہ سکیم پیش کی ہے کہ ہر لکھا پڑھا کم از کم ایک ان پڑھ بھائی کو معمولی اردو لکھنا پڑھنا سکھا دے۔ ظاہر ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لکھنے پڑھنے کو اتنی اہمیت دی ہے۔ کہ قیدیوں سے مسلمانوں کو لکھنا پڑھنا سکھایا تو گویا لکھنا پڑھنا سیکھنا سکھانا سنت رسول اللہ کی پیروی ہے:

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی افتتاحی تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۵۴ء میں

ہم اس مقام پر اپنے عہد کو دہرانے اور خدا تعالیٰ کے حضور اپنے اخلاص کا تحفہ پیش کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں

خدا تعالیٰ سے دعا کرو کہ وہ تمہیں اور تمہارے خاندانوں کو ہمیشہ خدمت اسلام کا فرض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے

فرمودہ ۲۶ دسمبر ۱۹۵۴ء بمقام ربوہ

تقریر نویس :- مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

۲۶ دسمبر ۱۹۵۴ء ساڑھے نو بجے صبح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کے ۶۳ ویں سالانہ جلسہ کا افتتاح فرماتے ہوئے جو ایمان افروز خطاب مخلصین جماعت سے فرمایا وہ درج ذیل کیا جاتا ہے :-

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-

جیسا کہ احباب کو پروگرام سے معلوم ہو گیا ہوگا اس سال

جلسہ کے پروگرام میں کچھ تبدیلی

کی گئی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ جلسہ کی ابتدا پندرہ منٹ دیر سے کئے جانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یعنے بجائے نو بجے کے سوا نو بجے جلسہ شروع ہوا کرے گا۔ اور پہلے اجلاس کے ختم ہونے کا وقت جو کہ پہلے ساڑھے گیارہ اور عملاً ساڑھے بارہ بجے تک جاتا تھا یا اس سے بھی زیادہ ہو جاتا تھا۔ اسکے متعلق فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ گیارہ سوا گیارہ سے آگے نہ جائے۔ اور دو گھنٹے درمیان میں فاصلہ دیا جائے۔ تاکہ جن لوگوں نے کھانا کھانا ہو وہ کھانا کھا لیں۔ پیشاب یا خانہ کی ضرورت ہو۔ تو وہ اسکو پورا کرلیں۔ جو کمزور لوگ تھک گئے ہوں۔ وہ ذرا چل پھر کر اپنی لاتیں ٹھیک کرلیں۔ تاکہ اگلے اجلاس میں وہ نماز پڑھنے کے بعد آرام اور سہولت سے ساتھ آسکیں :

درحقیقت

یہ تحریک باہر سے ہوئی تھی

اور چونکہ پہلے بھی بعض لوگ اس کے متعلق لکھتے رہتے تھے۔ میں نے اس تحریک کو پسند کیا اور انجمن کو ہدایت کی کہ وہ اس کے مطابق اپنے پروگرام کو تبدیل کرے۔ لیکن جب یہ بات شائع ہوئی تو بعض لوگوں نے اس کے خلاف بھی احتجاج کیا۔ ان لوگوں نے لکھا کہ جو تو شوق رکھتے ہیں۔ وہ تو جلسہ کے بعد بھی بیٹھے رہتے ہیں۔ اور ہر جماعت میں سے باری باری لوگ پیشاب پاخانہ سے فارغ ہو کر آجاتے ہیں۔ اور وہیں نماز پڑھتے ہیں۔ اور جو لوگ شوق نہیں رکھتے۔ ان کے لئے آپ دو گھنٹہ چھوڑ چار گھنٹے بھی چھوڑ دیں انہوں نے پھرنا ہی ہے۔ اس لئے ان کی وجہ سے ہم لوگوں کو جو کہ سلسلہ کی باتیں اور

دین کی باتیں سننے کا شوق

رکھتے ہیں محروم نہیں رکھنا چاہیئے۔ بہرحال دنیا میں ہر چیز کے لوگوں نے دو پہلو بنائے ہوئے ہیں۔ بلکہ اگر ان کو موقعہ ملے تو چار چار پانچ پانچ دس دس پہلو بھی بنا لیتے ہیں۔ حتےٰ کہ خدا تعالیٰ کے متعلق بھی لوگوں نے دو پہلو بنا لئے ہیں حقیقتاً تو کئی ہیں۔ لیکن بہرحال کوئی کہتے ہیں خدا ہے اور کوئی کہتے ہیں خدا نہیں ہے۔ تو اس میں بھی اختلاف ہونا کوئی بعید بات نہیں لیکن چونکہ جلسہ اس غرض سے کیا جاتا ہے کہ احباب جماعت زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ اس لئے ان کے مشورہ اور ان کی رائے کو بھی سننا اور اس پر غور کرنا ضروری امر ہے۔ پس اختلاف کو دیکھتے ہوئے میں نے

انجمن کو مشورہ دیا ہے

کہ وہ جماعت کی مجلس شوریٰ کے سامنے اس مسئلہ کو رکھ دے کہ ہمارا جلسہ کا پروگرام کس طرح ہوا کرے۔ اور کتنے وقت کے لئے ہوا کرے۔ جماعتوں کو اب چاہیئے کہ جب شوریٰ پر ان کے نمائندے منتخب ہو کر آئیں تو وہ ان کو اپنی مرضی بتا دیں کہ ہم یوں چاہتے ہیں۔ ہر جماعت غور کرکے اپنے نمائندے کو ہدایت دے دے۔ وہ نمائندہ شوریٰ میں آکر اپنی رائے پیش کردے گا۔ اور جماعت کی کثرت اس معاملہ میں جس امر پر متفق ہوگی۔ اس پر اس وقت ہم عمل کرلیں گے۔

درحقیقت

جلسہ کے اوقات

تو ضرورت کے مطابق بدلتے رہے ہیں اور بدل سکتے ہیں۔ تاریخیں جلسہ کی ہم نے وہی رکھی ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ابتدائی زمانہ سے چلی آرہی ہیں۔ مگر جلسہ کا موجودہ روزانہ کا پروگرام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ثابت نہیں۔ اس وقت پروگرام مختلف رنگ میں ہوتا تھا۔ بعض دفعہ ایسا ہوتا تھا کہ اصل تقریر تو حضرت صاحب کی تقریر ہو جاتی تھی۔ اور بیچ میں کبھی لوگ حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کے پاس چلے جاتے تھے اور کہتے تھے کہ آپ ہمیں کچھ سمجھائیں۔ اور نصیحت کردیں۔ تو وہ کر دیتے تھے۔ کبھی حضرت صاحب کو کہتے تھے کہ وقت فارغ ہے تو آپ خود ہی فرما دیتے تھے۔ کہ آج مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کا لیکچر ہوگا۔ کبھی مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ لیکچر کر دیتے تھے۔ کبھی کوئی اور دوست لیکچر کر دیتے تھے۔ بہرحال یہ زائد باتیں ہوا کرتی تھیں۔ اصل تقریر وہی ہوا کرتی تھی جو خصوصاً ۲۷ تاریخ کو نماز ظہر وعصر کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ پس جو

آپ لوگوں کا مشورہ

ہوگا اس پر یہاں کا مرکز عمل کرے گا۔ آپ لوگ اپنی اپنی مجالس میں غور کرلیں۔ غریب کمزور اور مسکین جو بیمار ہیں ان کا بھی خیال کرلیں جو شائقین ہیں ان کا بھی خیال کرلیں۔ اور پھر جو دونوں طرف کے نقطۂ نگاہ سننے کے بعد آپ کی درمیانی رائے بنے اس سے اپنے نمائندہ کو آگاہ کردیں۔ تاکہ وہ اس جگہ شوریٰ کے موقعہ پر آپ لوگوں کے خیالات پہنچا دے۔

اس کے بعد میں آپ لوگوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان کے ماتحت ایک سال کے بعد پھر ہمیں اس لئے جمع ہونے کا موقعہ ملا ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے حضور اپنی اطاعت اور فرمانبرداری کا اقرار کریں۔ اور اس کے سامنے

اپنی عقیدت کا تحفہ

پیش کریں۔ کہتے ہیں کہ کیا پدی اور کیا پدی کا شوربا۔ حقیقتاً دنیا کی آبادی کو مدنظر رکھتے ہوئے اور دنیا کے مذاہب کو مدنظر رکھتے ہوئے پدی کا شوربا تو کسی کام آبھی سکتا ہے۔ مگر آپ لوگوں کا شوربا کسی کام نہیں آسکتا۔ اعداد و شمار کے لحاظ سے آپ کی تعداد بہت کم ہے۔ ظاہری ساز و سامان کے لحاظ سے آپ کی طاقت بہت کم ہے۔ نفوذ اور اثر کے لحاظ سے آپ کا خانہ خالی ہے۔ ہمارا یہاں جمع ہونا تو درحقیقت ایسا ہی ہوتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کو ایک یتیم کی صورت میں دیکھ کر ایک لاوارث کی صورت میں دیکھ کر اسے منڈی میں لے آیا۔ اور اس نے کہا کہ کوئی اس کا خریدار ہو۔ کوئی اس کا متولی ہو۔ جو اس کی حفاظت کرنے کا ذمہ وار ہو۔ دنیا کے لوگوں نے جو بڑے بڑے مالدار تھے اور بڑے بڑے رسوخ والے تھے اور بڑے بڑے اثر والے تھے۔ انہوں نے اس چیز کو دیکھا اور اس کی قدر نہ کی۔ اور انہوں نے اپنے منہ پھیر لئے اور کہا کہ یہ درد سر کون مول لیتا پھرے۔ کون اس یتیم اور غریب کی حفاظت اور پرورش کا ذمہ لے۔ مگر تم جب سب سے زیادہ حقیر اور ذلیل اور غریب تھے۔ تم نے اپنے آپ کو پیش کیا کہ ہم اس یتیم کو اپنے گھر میں رکھیں گے اور پالیں گے اور اس کی حفاظت کریں گے۔ جب تم نے یہ دعویٰ کیا تھا تم ان ذمہ داریوں سے آگاہ نہیں تھے جو تم پر عائد کی جانے والی تھیں۔ تم کو نہیں پتہ تھا کہ کیا چیز تمہارے سپرد کی جا رہی ہے۔۔ اسی طرح جس طرح مدینہ کے لوگوں کو پتہ نہیں تھا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر میں بلاتے پر وہ کتنا بڑا بھڑوں کا چھتہ چھیڑ رہے ہیں۔ اس وقت تو مکہ کی رقابت میں مدینہ والوں نے کہہ دیا کہ چلئے صاحب مکہ والے آپکی قدر نہیں کرتے۔ تو ہمارے پاس چلئے حضرت عباسؓ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے اور آپ سے بہت محبت رکھتے تھے۔ گو ظاہر میں اسلام نہیں لائے تھے۔ وہ چونکہ ہوشیار آدمی تھے۔ انہوں نے سمجھ لیا۔ کہ یہ دعوت تو انہوں نے دے دی ہے لیکن اسکا سنبھالنا ان کے لئے مشکل ہو جائیگا۔

انہوں نے اس وقت کہا۔ کہ آپ لوگ ان کو لے جاتے تو ہیں لیکن آپ مکہ والوں کو جانتے ہیں۔ عرب کو نہیں جانتے۔ سارا عرب اور سارے مکہ والے ان کے مخالف ہیں۔ اور وہ ضرور آپ سے اس کام کا بدلہ لیں گے۔ پس میں تب ان کو لے جانے کی اجازت دیتا ہوں۔ اگر آپ لوگ

یہ عہد کریں

کہ اپنی جان اور اپنے مال کو قربان کر کے اس کی حفاظت کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا تو چھوٹا سا قصبہ ہے۔ سارے عرب کے ساتھ ہم کہاں لڑ سکتے ہیں۔ پر یہ وعدہ کرتے ہیں۔ کہ اگر مدینہ پر کسی نے چڑھائی کر کے اسے نقصان پہنچانا چاہا۔ تو ہم اپنا سب کچھ قربان کر دیں گے۔ اور اسکی حفاظت کریں گے۔ مدینہ سے باہر جانے کی ہم میں طاقت نہیں۔ حضرت عباسؓ نے کہا۔ مجھے منظور ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف سے ان سے معاہدہ کر لیا۔ پھر جو نتائج ہوئے۔ آپ لوگ جانتے ہیں۔ اس طرح جب دین اسلام کا یتیم آپ لوگوں کے سامنے پیش کیا گیا۔ اور آپ کو کہا گیا کہ اس کی نگرانی کریں۔ اور اسکی حفاظت کریں۔ تو آپ نے اسے قبول کیا۔ لیکن آپ کو معلوم نہیں تھا۔ کہ

اس کی ذمہ داریاں کیا ہیں

اس وقت زیادہ سے زیادہ آپ یہ سمجھتے تھے۔ کہ کوئی مولوی بُرا بھلا کہہ لے گا۔ کوئی ہمسایہ گالی دے لیگا۔ آپ کی نگاہ اس طرف نہیں اٹھتی تھی۔ کہ یہ کام کسی وقت اتنا بلند ہو جائے گا۔ اور یہ ذمہ داری اتنی اہم ہو جائیگی۔ کہ اس کا سنبھالنا ہمارے لئے دو بھر ہو جائے گا۔ لیکن آپ نے ہمّت کی۔ اور حامی بھرلی۔ اور کہا ہم اس یتیم کو اپنے گھر لے جائیں گے۔ اور پالیں گے۔ اور اس کی حفاظت کریں گے۔ دنیا کے لوگوں نے ایک قہقہہ لگایا۔ اور انہوں نے کہا کتنے بیوقوف ہیں یہ لوگ! گھر میں کھانے کو نہیں۔ دوسروں کو پالنے کے لئے آگے آتے ہیں۔

آسمان کے فرشتوں نے

بھی ایک قہقہہ لگایا۔ اور انہوں نے کہا کتنے نادان ہیں یہ لوگ! ان کو پتہ نہیں کیا چیز اپنے گھر لے جا رہے ہیں۔ کل کو یہ چیز ان کے لئے وبالِ جان ثابت ہوگی۔ اور کل کو یہ ذمہ داری اتنی بوجھل ہوگی۔ کہ یہ اپنی گردنیں چھڑانے کی کوشش کریں گے۔ لیکن عرش کے مالک خدا نے کہا۔ کہ میری آواز پر جس نے پہلے لبیک کہا ہے۔ خواہ وہ کتنا ہی نالائق سہی۔ میں اب اسکی عزت کروں گا۔ اور یہ امانت اس کے حوالے کر دوں گا۔ تم اس کو لے کر اپنے گھر دل

میں آگئے۔ تم خوش تھے کہ ہم نے ایک غریب اور یتیم کی پرورش کا ثواب حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ تمہارے واہمہ میں بھی اس وقت نہیں تھا۔ کہ ایک دن اس یتیم کے پالنے کی وجہ سے تم دنیا کے سردار کہلاؤ گے۔

تم دنیا کے رہنما کہلاؤ گے

تم دنیا کے ہادی کہلاؤ گے۔ لیکن اس سے پہلے تمہیں اپنی گردنیں تلواروں کے نیچے رکھنی ہوں گی۔ تاکہ کند تلواروں سے تم کو ذبح کیا جائے۔ اور تمہارے ایمانوں کا امتحان لیا جائے۔ جوں جوں وہ یتیم بڑھتا گیا۔ تمہاری ذمہ داریاں بھی بڑھتی گئیں۔ تمہاری قربانیاں بھی بڑھتی گئیں۔ تم پر مطالبات بھی بڑھتے گئے۔ کچھ نے خوشی سے ان مطالبات کو پورا کیا۔ اور کچھ نے دل میں انقباض محسوس کرنا شروع کیا۔ کچھ آئے اور پیچھے ہٹ گئے۔ کچھ آئے اور آگے نکل گئے۔ غرض کچھ پیچھے سے آ کر سابق ہو گئے۔ اور کچھ سابق کے آئے ہوئے پیچھے رہ گئے۔ مگر

یہ ہُوا ہی کرتا ہے

یہ تمہارا نرالا تجربہ نہیں۔ بلکہ ہمیشہ ہی جب خدا تعالےٰ کوئی نئی تحریک قائم کرتا ہے۔ تو ایسا ہی ہوتا چلا آیا ہے۔ ایسا ہی ہوتا چلا جائیگا۔ تو تم آئے ہو اپنی اس قربانی کی یاد تازہ کرنے کے لئے۔ اپنے اس عہد کو دہرانے کے لئے۔ اپنے اخلاص کا تحفہ خدا تعالےٰ کے حضور پیش کرنے کے لئے اور اس کو یہ بتانے کے لئے کہ اے ہمارے رب جب ہم نے یہ بوجھ سنبھالا تھا۔ تو ہم اس کی ذمہ داری سے واقف نہیں تھے۔ مگر اب جبکہ ہماری آنکھیں کھلتی چلی جاتی ہیں۔ اور ہماری ذمہ داریاں ہمارے لئے واضح ہوتی جاتی ہیں۔ دیکھ ہم آج بھی مستقل مزاج ہیں۔ اور آج بھی اپنے عہد کو دہراتے ہیں۔ اور تم اس لئے آئے ہو۔ کہ تمہارا خدا آسمان پر یہ کہے کہ

اے میرے کمزور بندو

تم نے اس وقت ایک عہد مجھ سے باندھا تھا۔ جب تم اس کی حقیقت سے واقف نہیں تھے۔ لیکن جب تم اس کی حقیقت سے واقف ہو گئے۔ اور اس کی ذمہ داریوں سے آگاہ ہو گئے۔ اور تم نے قسم قسم کی مشکلات اور دقتیں سامنے دیکھیں اور ان کو برداشت کیا۔ تم پھر بھی اپنے عہد پر قائم رہے۔ اس لئے میں بھی اپنے عہد پر قائم ہوں۔ اور تم کو وہی کچھ دوں گا۔ جس کا میں نے تم سے اور تم سے پہلے تمہارے بزرگوں سے وعدہ کیا تھا۔ پس اپنے ان ایام کو جو کہ نہایت ہی اہم ایام ہیں۔ خشوع اور خضوع اور ذکر الٰہی کے ساتھ گذارو۔ اور اللہ تعالےٰ سے دعائیں کرو۔ کہ وہ تمہارے

اس مقصد کو پورا کرے۔ جس کے لئے تم کھڑے ہوئے ہو۔ تم کوئی دنیوی جماعت نہیں ہو۔ تم خدا کے سامنے اس لئے حاضر نہیں ہوئے۔ کہ وہ تم کو زمین دے۔ تم خدا کے سامنے اس لئے حاضر نہیں ہوئے۔ کہ تم کو کارخانے دے۔ تم خدا کے سامنے اس لئے حاضر نہیں ہوئے۔ کہ تم کو اموال دے۔ تم خدا تعالےٰ کے سامنے اس لئے حاضر نہیں ہوئے۔ کہ تم کو حکومت دے۔ تم خدا تعالےٰ کے سامنے اس لئے حاضر نہیں ہوئے۔ کہ تم کو سیاست میں نفوذ دے۔ تم اللہ تعالےٰ کے سامنے محض اس لئے حاضر ہوئے ہو۔ کہ اے خدا تیری رضا ہم کو مل جائے۔ فقرہ چھوٹا لیکن اہمیت بہت بڑی ہے۔ بات تو زبان پر ہلکی ہے۔ مگر میزان میں اس کا وزن بہت زیادہ ہے۔ سو خدا تعالےٰ سے دعا کرو۔ کہ وہ تمہاری مدد کرے۔

خدا تعالےٰ سے دعا کرو

کہ وہ تمہیں اپنی موت تک اپنے عہد کو پورا کرنے کی توفیق دے۔ خدا تعالےٰ سے دعا کرو کہ تمہاری موت تک ہی نہیں تمہاری اولادوں اور اولادوں کی اولادوں اور پھر لامتناہی سلسلہ تک تمہارے خاندان کو اس عہد کے پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ خدا تعالےٰ سے دعا کرو کہ اگر اس کی حکمت کے خلاف نہ ہو۔ تو وہ اسلام کی ترقی اور اس کا نفوذ اور اس کے ظہور کا زمانہ تم کو بھی اپنی آنکھوں سے دکھا دے۔ لیکن اگر یہ خدا تعالےٰ کو منظور نہیں ہے۔ اور اس کی حکمت کاملہ کے خلاف ہے۔ تو پھر کم سے کم اس کے نمایاں آثار دیکھ لو۔ اور تمہاری اولادیں اسلام کی فتح میں حصہ دار ہوں۔ اور تمہارے حصہ میں ندامت اور حسرت نہ آئے۔ پھر اس کے علاوہ وہ لوگ جو کہ باہر سے آئے ہیں۔ ان کے لئے بھی جو تمہارے ساتھ آئے ہیں۔ ان کے لئے بھی جو تمہارے میزبان ہیں۔ ان کے لئے بھی جو آنا چاہتے تھے۔ لیکن نہیں آسکے۔ ان کے لئے بھی جو اپنی کمزوری کی وجہ سے آنے کی خواہش بھی نہیں رکھتے تھے۔ دعائیں کرو۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کے بھی دل صاف کرے باہر سے بہت سے لوگوں کی

دعاؤں کی تاریں

آئی تھیں۔ میں نے دفتر کو کہا تھا۔ کہ مجھے اس وقت دے دینا لیکن انہوں نے نکلتے وقت صرف میرے سامنے کاغذ کر کے پھر اپنی جیب میں ڈال لیا۔ بہر حال ان میں زیادہ تر باہر کی جماعتوں کی تاریں ہیں۔ انڈونیشیا کی جماعت کی تار ہے۔ جرمنی کی جماعت کی تار ہے۔ امریکہ کی طرف سے تار ہے۔ شام کی طرف سے تار ہے۔ اسی طرح گولڈ کوسٹ کی طرف سے تار ہے۔ غرض مختلف ممالک سے احباب کی تاریں آئی ہیں۔ کہ جب افتتاح

کے موقعہ پر دعا کی جائے۔ تو ہمارے لئے دعا کریں۔

بعض ایسے لوگوں کی بھی تاریں آئی ہیں جو

جلسہ پر نہیں آسکے

اور انہوں نے خواہش کی ہے۔ کہ ہمارے لئے کے موقعہ پر دعا کے لئے کہا جائے۔ یہ اتنا وقت تو ہے ہی نہیں کہ ان امور کو تفصیل سے بتایا جائے بلکہ میں دو چار منٹ اپنے وقت سے اوپر لے چکا ہوں۔ بہرحال ان کے لئے دوست دعا کریں۔ ایسے موقعہ پر تفصیلی دعا تو ہو نہیں سکتی۔ اجمالی دعا ہی ہوتی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ان سارے دوستوں پر اپنا فضل نازل فرمائے۔ اور جو نہیں آسکے۔ کو بھی آئندہ آنے کی توفیق دے۔

اور اپنی دعاؤں میں

اس بات کو بھی یاد رکھو

کہ یہ وقت اسلام کے لئے نہایت نازک ہے اور مختلف اسلامی ممالک اس وقت خطرہ میں ہیں۔ انڈونیشیا ہے خود پاکستان بھی ہے۔ شام ہے۔ مصر ہے۔ ایران ہے۔ یہ ممالک اس وقت ایک خطرہ کے دَور میں سے گزر رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہی ہے جو ان کی حفاظت کرے۔ چار پانچ سو سال کی غلامی کے بعد اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو آزادی کا سانس لینے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ خدا کرے کہ یہ آزادی ان کے لئے اور

دین اسلام کے لئے مبارک ہو

اور ان کی مشکلات دُور ہوں۔ اور وہ پھر دنیا میں اس عزت کے مقام کو حاصل کریں۔ جس عزت کے مقام کو کسی زمانہ میں انہوں نے حاصل کیا تھا۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔

پس اپنے لئے اور سارے مسلمانوں کے لئے اور ساری جماعت کے لئے اور سلسلہ کے لئے اور اس کے مرکز کے لئے اور سلسلہ کے کاموں کے لئے اور دین اسلام کے لئے اور اسکی اشاعت کے لئے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے اور ان کے مقام کی بلندی کے لئے اور

آپؐ کی شان کے ظہور کے لئے

ان سارے امور کے لئے دعا کرو۔ اور اس کے بعد خدا تعالےٰ پر توکل کرتے ہوئے اپنے جلسہ کی کاروائی کو شروع کرو۔ تا خدا تعالیٰ کے فرشتے نازل ہوں۔ اور وہ تمہاری مدد کریں۔

عالمِ مایوسی میں نور کی کرن

از مکرم شیخ محمد احمد صاحب پانی پتی

(۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل عوام الناس تو ایک طرف رہے ان کے علماء اور لیڈر بھی مسلمانوں کے مستقبل سے قطعاً مایوس ہو چکے تھے۔ جس کے ثبوت میں اوپر بہت کچھ بیان ہو چکا ہے۔ ظاہر ہے کہ جس قوم کے علماء جو قوم کے لئے بمنزلہ ستونوں کے ہوتے ہیں انتہائی یاس طاری ہو اسے ابھارنا کس قدر سخت مشکل کام ہے اس کام کو صرف وہی شخص کر سکتا تھا جسے خدا تعالیٰ خود کام کے لئے مقرر کرے اور جس کو ہر دم اس کی نصرت حاصل ہو۔ اور وہ شخص حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے۔

آپ پہلے شخص ہیں جنہوں نے دنیا کے سامنے یہ نظریہ پیش کیا کہ زندہ مذہب صرف اسلام ہے۔ زندہ کتاب صرف قرآن ہے۔ زندہ خدا صرف اسلام کا خدا ہے۔ آپ پہلے شخص ہیں جنہوں نے مسلمانوں کو بتایا کہ اسلام کے تنزل کا دور ختم ہو چکا ہے اب اس کی ترقی کا زمانہ شروع ہوتا ہے۔ آپ پہلے شخص ہیں جنہوں نے دنیا کے تمام مذاہب کو چیلنج دیا کہ اگر ان کے پاس اسلام کے مقابلے کے لئے دلائل کے ہتھیار ہیں تو وہ سامنے لائیں۔ لیکن ؎

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چند تحریرات پیش کی جاتی ہیں جن سے یہ بات آشکارا ہو جاتی ہے کہ آپ کو اسلام کی حقانیت اور اس کے دوبارہ عروج کا کس قدر یقین تھا۔ اور آپ نے مسلمانوں کی مایوسی اور ہراس کو دور کر کے ان میں یقین اور ایمان اور دوبارہ فتح یاب ہونے کا احساس دلایا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے
یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے
ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا
نور ہے نور اٹھو دیکھو سنایا ہم نے
اور دینوں کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا
کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے
تھک گئے ہم تو انہیں باتوں کو کہتے کہتے
ہر طرف دعوتوں کا تیر چلایا ہم نے
آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے
آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طورِ تسلی کا بتایا ہم نے"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۲۴)

"یقیناً سمجھو کہ اس لڑائی میں اسلام کو مغلوب اور عاجز دشمن کی طرح صلح جوئی کی حاجت نہیں بلکہ زمانہ اب اسلام کی روحانی تلوار کا ہے۔ جیسا کہ کسی وقت وہ اپنی طاقت دکھا چکا ہے۔ یہ پیشگوئی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں دشمن ذلت کے ساتھ پسپا ہوگا۔ اور اسلام فتح پائے گا۔ حال کے علوم جدیدہ کیسے ہی زور آور حملے کریں۔ کیسے ہی نئے ہتھیاروں کے ساتھ چڑھ چڑھ کر آئیں مگر انجام کار ان کے لئے ہزیمت ہے۔ میں شکرِ نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ اسلام کی اعلیٰ طاقتوں کا مجھے علم دیا گیا ہے جس علم کی رو سے میں کہتا ہوں کہ اسلام نہ صرف فلسفہ جدیدہ کے حملہ سے اپنے تئیں بچائے گا بلکہ حال کے علوم مخالفہ کی جہالتیں ثابت کر دے گا۔ ..... اس کشتی کا ناخدا خداوند تعالیٰ ہے۔ ..... وہ ہمیشہ اس کو طوفان اور بادِ مخالف سے بچاتا رہے گا۔ جیسا کہ فرماتا ہے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔"

(آئینہ کمالات اسلام)

"بالآخر میں پھر ایک طالبِ حق کو یاد دلاتا ہوں کہ وہ دینِ حق کے نشان اور اسلام کی سچائی کے آسمانی گواہ جن سے ہمارے نابینا علماء بے خبر ہیں وہ مجھ کو عطا کئے گئے ہیں۔ مجھے بھیجا گیا ہے تا میں ثابت کروں کہ ایک اسلام ہی ہے جو زندہ مذہب ہے۔ اور وہ کرامات مجھے عطا کئے گئے ہیں جن کے مقابلہ سے تمام غیر مذاہب اور ہمارے اندرونی اندھے مخالف بھی عاجز ہیں۔ میں ہر ایک مخالف کو دکھلا سکتا ہوں کہ قرآن شریف اپنی تعلیموں اور اپنے علوم حکمیہ اور اپنے معارفِ دقیقہ اور بلاغتِ کاملہ کے رو سے معجزہ ہے۔ موسیٰؑ کے معجزہ سے بڑھ کر اور عیسیٰؑ کے معجزات سے صدہا درجہ زیادہ۔ میں بار بار کہتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ قرآن اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحبِ کرامات بنا دیتا ہے اور اسی کامل انسان پر علومِ غیبیہ کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ اور دنیا میں کسی مذہب والا روحانی برکات میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ میں اس میں صاحبِ تجربہ ہوں۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ بجز اسلام تمام مذہب مردے اُن کے خدا مردے اور خود وہ تمام پیرو مردے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق ہو جانا بجز اسلام قبول کرنے کے ہرگز ممکن نہیں۔ اے نادانو! تمہیں مردہ پرستی میں کیا مزہ ہے؟ اور مردار کھانے میں کیا لذت؟ آؤ میں تمہیں بتلاؤں کہ زندہ خدا کہاں ہے اور کس قوم کے ساتھ ہے؟ اسلام اس وقت موسیٰؑ کا طور ہے جہاں خدا بول رہا ہے۔ وہ خدا جو نبیوں کے ساتھ کلام کرتا تھا اور پھر چپ ہو گیا۔ آج وہ ایک مسلمان کے دل میں کلام کر رہا ہے۔ کیا تم میں سے کسی کو شوق نہیں؟ کہ اس بات کو پرکھے پھر اگر حق کو پاوے تو قبول کر لیوے ...... خدا کے نشان بارش کی طرح برس رہے ہیں۔ کیا تم میں کوئی نہیں؟ جو سچا دل لے کر میرے پاس آوے۔ کیا ایک بھی نہیں؟ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔"

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۶۱-۶۲-۶۳)

"اے تمام وہ لوگو جو زمین پر رہتے ہو! اور اے تمام وہ انسانی روحو جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو! میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے۔ اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے جس کی روحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے کہ اس کی پیروی اور محبت سے ہم روح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۳)

"اگر کسی نبی کی فضیلت اُس کے ان کاموں سے ثابت ہو سکتی ہے جن سے بنی نوعِ انسان کی سچی ہمدردی سب نبیوں سے بڑھ کر ظاہر ہو تو اے سب لوگو! اٹھو اور گواہی دو کہ اس صفت میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی دنیا میں کوئی نظیر نہیں ...... اندھے مخلوق پرستوں نے اس بزرگ رسولؐ کو شناخت نہیں کیا جس نے ہزاروں نمونے سچی ہمدردی کے دکھلائے۔ لیکن اب میں دیکھتا ہوں کہ وہ وقت پہنچ گیا ہے کہ یہ پاک رسول شناخت کیا جائے۔ چاہو تو میری بات کو لکھ رکھو کہ اب کے بعد مردہ پرستی روز بروز کم ہو گی۔ یہاں تک کہ نابود ہو جائے گی۔ کیا انسان خدا کا مقابلہ کرے گا؟ کیا ناچیز قطرہ خدا کے ارادوں کو رد کر دے گا؟ کیا فانی آدم زاد کے منصوبے الٰہی حکموں کو ذلیل کر دیں گے؟ اے سننے والو سنو! اور اے سوچنے والو سوچو کہ حق ظاہر ہو گا۔ اور وہ جو سچا نور ہے وہ چمکے گا۔"

(انجام آتھم اشتہار ملحقہ صفحہ ۳۶۲)

"نوعِ انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو۔ اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں کہ جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی۔ بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔ نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے کہ خدا سچ ہے اور محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے۔ مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے ..... موسیٰؑ نے وہ متاع پائی جس کو قرون اولیٰ کھو چکے تھے اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ متاع پائی جس کو موسوی کا سلسلہ کھو چکا تھا۔ اب محمدی سلسلہ موسوی سلسلہ کا قائم مقام ہے مگر شان میں ہزارہا درجہ بڑھ کر۔"

(کشتی نوح صفحہ ۱۳)

"وہ (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) ایک نور تھا۔ جو دنیا میں آیا اور تمام نوروں پر غالب آ گیا۔ اُس کے نور نے ہزاروں دلوں کو منور کیا اور اُسی کی برکت کا یہ راز ہے کہ روحانی مدد اسلام سے منقطع نہیں ہوئی بلکہ قدم بقدم اسلام کے ساتھ چلی آتی ہے۔ ہم ایسی تازہ بتازہ برکتیں اس نبی کے دائمی فیض سے پاتے ہیں کہ گویا اس زمانے میں بھی وہ نبی ہم میں موجود ہے۔ اور اس وقت بھی اس کے فیوض ہماری ایسی رہنمائی کرتے ہیں کہ جیسا اس زمانہ میں کرتے تھے۔

اس کے ذریعہ ہمیں وہ پانی ملا ہے۔ جس کی ضرورت ہر ایک پاک فطرت محسوس کر رہی ہے۔ وہ پانی بڑی سرعت سے ہمارے ایمانی درخت کو نشو و نما دے رہا ہے اور ان مشکلات سے ہم نے رہائی پائی ہے جن میں دوسرے لوگ گرفتار ہیں۔ اگر کسی کو ہم میں سے ابتدائی مرحلہ میں ...... مشکلات معلوم بھی ہوں مگر وہ ایسی نہیں ہیں جو آگے قدم بڑھانے سے مغلوب اور رفع نہ ہو سکیں۔ اسلام میں آگے قدم بڑھانے کا وسیع میدان ہے۔"

(چشمۂ معرفت صفحہ ۲۹۹)

"میری ہمدردی کے جوش کا اصل محرک یہ ہے کہ میں نے ایک سونے کی کان نکالی ہے اور مجھے جواہرات کے معدن پر اطلاع ہوئی ہے اور مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا ہوا اور بے بہا ہیرا اس کان سے ملا ہے۔ اور اس کی اس قدر قیمت ہے کہ میں اپنے ان تمام بنی نوع بھائیوں میں

(بقیہ صفحہ ۷ پر)

فرمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(۱) "میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اگر تم رب کے رب مجھے چھوڑ دو۔ اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کرو — تو وہ ایک اور قوم پیدا کر دے گا۔ جو اس خدمت کو بجا لائے گی"۔

(۲) "تم یقیناً سمجھو۔ کہ یہ کام آسمان سے ہے۔ اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہو"

(۳) "میں بار بار کہتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ تمہاری خدمتوں کا ذرہ بھر محتاج نہیں۔ ہاں تم پر اس کا یہ فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقعہ دیتا ہے"۔

کلمات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

(۴) اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ اس قسم کی تحریک صدیوں میں کوئی ایک ہی ہوا کرتی ہے

(۵) اور اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دور ایک یادگار زمانہ دور ہے۔ جس کی تمام انبیاء اور مرسلین نے حضرت نوح سے لے کر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تک خبر دی۔

(۶) اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ آپ کے کام کو مضبوط کرنے اور اشاعت اسلام و اشاعت احمدیت کی بنیادوں کو پختہ کرنے میں جو شخص حصہ لیتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو اس تاریخی دور میں شامل کرتا ہے

(۷) پس ہر شخص کا فرض ہے۔ کہ وہ اس تحریک میں حصہ لے اور اسلام اور احمدیت کی جڑوں کو مضبوط کر دے۔

(۸) یاد رکھو! خدمت دین کے یہ مواقع بار بار میسر نہیں آیا کرتے۔ نسلیں مٹ جایا کرتی ہیں۔ مگر وہ لوگ جنہوں نے خدا تعالےٰ کے دین کے لئے قربانیاں کی ہوتی ہیں۔ ان کے نام زمانہ نہیں مٹا سکتا۔ نہ اس ثواب کو مٹا سکتا ہے۔ جو انہیں اللہ تعالےٰ کی طرف سے ملنے والا ہے (اس تاریخی دور کی یادگار دفتر اول کے انیس سالہ قربانیاں کرنے والوں کی ایک کتاب کی صورت میں تیار ہو رہی ہے۔ آپ بھی اگر اس یادگار زمانہ دور میں شامل ہیں۔ تو تسلی کر لیں۔ کہ آپ کا نام اس میں لکھا جا چکا ہے اگر بقایا ہے تو فوراً ادا کر کے اپنا نام رجسٹرڈ کرا لیں۔ وکیل المال)

(۹) تحریک جدید کوئی معمولی ادارہ نہیں۔ بلکہ اسلام کی احیاء کی کوششوں میں سے ایک نہایت زبردست کوشش ہے۔ اور یہ وہ کام ہے۔ جس کے لئے اللہ تعالےٰ نے ہمیں کھڑا کیا ہے

(۱۰) جماعت جس کام میں لگی ہو۔ خدا تعالےٰ کے فرشتے بھی اس کام میں مدد کرتے ہیں۔ جب امام کی طرف سے وعدہ لینے کا اعلان ہو۔ تو خدا تعالےٰ کے فرشتے بھی دوسرے کاموں کی نسبت اس کام میں زیادہ مدد کرتے ہیں۔

(۱۱) جماعتیں وعدہ لینے میں زیادہ زور دیں۔ ہر سال وعدوں میں زیادتی کی جائے۔ کمی نہ کی جائے

(۱۲) کوئی شخص ایسا نہ رہے۔ جس نے تحریک جدید میں حصہ نہ لیا ہو۔

(وکیل المال تحریک جدید)

ضروری اعلان

بعض دوست امانت تحریک جدید کی رقم جمع کراتے وقت یا محاسب صاحب کو باہر سے بھیجتے وقت امانت ذاتی لکھ دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے رقم دوسری مد میں پڑ جاتی ہے۔ دوست امانت تحریک جدید کی رقوم جمع کراتے وقت ذاتی کا لفظ استعمال نہ کیا کریں۔ صرف امانت تحریک جدید لکھا کریں۔ (افسر امانات تحریک جدید)

درخواستہائے دعا

(۱) قبلہ والد ماجد حکیم مولوی کرم الٰہی صاحب جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور جماعت مقامی کے "السابقون الاولون" میں سے ہیں۔ بعارضہ اسہال۔ اختلاج القلب بخار بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ انکو شفا عاجلہ اور صحت کاملہ عطا کرے۔ آمین ثم آمین (ڈاکٹر دین محمد صوفی احمدیہ دارالشفا چوک نخانہ۔ گوجرانوالہ)

(۲) میری آنکھ کا دوسری مرتبہ اپریشن ہوا ہے۔ ڈسچارج ہو کر گھر آ گیا ہوں۔ احباب میری صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں کہ عند اللہ ماجور ہوں (خاکسار عبد الغفور خان ڈیٹائرڈ ہیڈ ماسٹر کراچی)

(۳) عزیزم رشید الدین قمر فائنل سیلکشن میں آ چکا ہے اب میڈیکل بورڈ میں ٹسٹ ہو رہا ہے۔ انجام

جلسہ سالانہ ۱۹۵۴ء

هم نے ربوہ کے حسین شام و سحر کو دیکھا
اپنی اس مملکتِ قلب و نظر کو دیکھا

قمقمے بجلی کے روشن ہوئے اس جنگل میں
آج تک جس نے نہ تھا ایک شرر کو دیکھا

کس قدر صبح و مسا کے تھے نظارے پیارے
شفقِ شام کو انوارِ سحر کو دیکھا

زیرِ تعمیر کھلی گلیاں کشادہ سڑکیں
ہم نے کس شوق سے ہر راہگذر کو دیکھا

مسجدیں، مدرسے، کالج بھی دفاتر بھی ہیں
اک نئی شان نظر آئی جدھر کو دیکھا

آلِ داؤود کے آباد گھرانے دیکھے
قصرِ شاہی میں گئے فضلِ عمر کو دیکھا

اک نگہ خفتہ نصیبوں کو جگا دے جس کی
پھر اسی صاحبِ بیدار نظر کو دیکھا

جس کی تعمیر پہ حیراں تھا یہ ویرانہ بھی
آج آباد اُس اللہ کے گھر کو دیکھا

ایک دن رکھی گئی جن سے بنائے ربوہ
ان براہیمی دعاؤں کے اثر کو دیکھا

(عبد المنان ناہید)

ولادت

سکوارڈن لیڈر منصور احمد شاہ صاحب ابن محترم میجر حبیب اللہ شاہ صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ہاں ۵/۱۲/۵۴ کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے لڑکا پیدا ہوا ہے۔ نو مولود محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو لمبی اور صحت والی عمر عطا کرے۔ اور دین کا خادم بنائے۔

م کامیابی کے لئے دعا فرمادیں۔ قمر الدین مولوی فاضل ربوہ

(۴) برخوردار عزیز احمد کی دمشق سے بخیریت واپسی کے لئے اور عزیز خلیل احمد کی ملازمت میں ترقی کے لئے اور عزیز ڈاکٹر شمیم احمد ایم۔ بی۔ بی ایس کی تعیناتی کے بابرکت ہونے کے لئے احباب دعا فرمادیں (شیخ منظور علی راولپنڈی)

اضلاع کے موجودہ نظم و نسق میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی

کراچی ۶ ؍جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مغربی پاکستان کے ایک یونٹ میں بلوچستان اور بلوچستان ریاستی یونین کو دو علیحدہ علیحدہ ڈویژن بنا دیا جائے گا۔ موجودہ صوبوں کو نئے سرے سے تشکیل نہیں کیا جائے گا۔ اور نہ فی الحال کسی موجودہ یونٹ کے حصہ کو دوسرے یونٹ میں ملایا جائے گا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مغربی پاکستان کی انتظامی کونسل موجودہ اضلاع یا ان کے نظم و نسق میں فی الحال کوئی رد و بدل کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔ کونسل نے مغربی پاکستان کے دارالحکومت کے بارہ میں بھی ابھی کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ اگرچہ بعض مقامات زیر غور ہیں۔ اس سلسلہ میں کوئی فیصلہ کرتے وقت ان تمام سہولتوں کو مدنظر رکھا جائے گا۔ جو ایک دارالحکومت کے لئے ضروری ہیں۔ مغربی پاکستان کے دارالحکومت کے سلسلہ میں لاہور۔ راولپنڈی ہری پور اور کوئٹہ کے علاوہ پنجاب میں تونسہ کا مقام بھی زیر غور ہے۔ زیادہ امکان یہی ہے۔ کہ عبوری عرصہ کے لئے مغربی پاکستان کا دارالحکومت لاہور کو بنایا جائے گا۔

امریکہ اور جاپان کی دفاعی بات چیت

ٹوکیو ۶ ؍جنوری۔ امریکہ اور جاپان میں جو دفاعی بات چیت شروع ہونے والی تھی۔ وہ اچانک منقطع ہو گئی۔ یہ بات چیت ملتوی ہو گئی ہے۔ کیونکہ ہاتو یامہ کی حکومت نے نئے انتخابات کے پیش نظر دفاعی بات چیت کی ذمہ داری قبول کرنے سے معذوری ظاہر کی ہے۔

عالم مایوسی میں نور کی کرن (بقیہ صفحہ ۵)

وہ تقسیم کروں۔ تو سب کے سب اس شخص سے زیادہ دولت مند ہو جائیں گے جس کے پاس آج سب سے بڑھ کر سونا اور چاندی ہے۔ وہ ہیرا کیا ہے؟ سچا خدا اور اس کو حاصل کرنا یہ ہے۔ کہ اس کو پہچاننا اور سچا ایمان اس پر لانا اور سچی محبت کے ساتھ اس سے تعلق پیدا کرنا اور سچی برکات اس سے پانا۔ پس اس قدر دولت پا کر سخت ظلم ہے کہ میں بنی نوع کو اس سے محروم رکھوں۔" (اربعین ۱)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسلمانوں کے انتہائی ادبار کے وقت جو آواز بلند کی۔ اور بادی کے اتھاہ اندھیروں میں یقین کی جو مشعل روشن کی اسی کا نتیجہ ہے۔ کہ آج دنیا کا کوئی مسلمان بھی باوجود کمزوری اور ضعف کے اسلام کے شاندار مستقبل سے مایوس نہیں بلکہ اس کو یقین ہے۔ کہ ایک وقت ایسا آنے والا ہے۔ جب ہر طرف اسلام ہی کا دور دورہ ہوگا۔ دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا۔ اور ایک ہی دین اور وہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا لایا ہوا دین ہوگا۔ یہ یقین مسلمانوں کے لئے نہایت ہی حوصلہ افزاء امر ہے۔ لیکن یقین پیدا کرنے والی ذات صرف ٭

بھارت برطانیہ کی امداد قبول کریگا

نئی دہلی ۶ ؍جنوری۔ برطانیہ کے وزیر مملکت برائے تجارت مسٹر اے آر ڈبلیو لو نے بھارت کے وزیر اقتصادیات سے ملاقات کے بعد یہاں بتایا ہے۔ کہ بھارت فولاد کا ایک کارخانہ قائم کرنے کے سلسلہ میں برطانیہ کی امداد قبول کر لیگا۔ موصوف نے ایک پریس کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہم نے حال ہی میں فولاد کا ایک پلانٹ قائم کرنے کے متعلق بھارت کو سہولتوں کی پیشکش کی ہے۔ اور برطانوی حکومت بھارت کو رقوم کی ادائیگی کے سلسلہ میں بھی مدد دے گی۔ یہ پلانٹ کتنا بڑا ہوگا۔ اس کا فیصلہ حکومت ہند ہی کرے گی۔ اس کے بارے میں بھارتی اخباروں میں جو اعداد و شمار شائع ہوئے ہیں۔ ان کے مطابق یہ پلانٹ ۲۱/۲ کروڑ اسٹرلنگ کی لاگت سے قائم کیا جائے گا اور اس میں سالانہ دس لاکھ ٹن فولاد پیدا ہوگا۔ مسٹر لو کل یہاں پہنچے ہیں۔ موصوف پندرہ دن تک بھارت کا دورہ کریں گے۔ اور بھارتی وزراء صنعت کاروں اور تاجروں سے ملیں گے۔ مسٹر لو بھارت میں چائے کے متعلق بھی معلومات حاصل کریں گے۔

عرب لیگ کے جنرل سکرٹری کا دورہ

قاہرہ ۶ ؍جنوری۔ عرب لیگ کے جنرل سکرٹری نے آج یہاں اعلان کیا کہ وہ مارچ میں عرب لیگ کونسل کے اجلاس کے بعد ارجنٹائن برازیل۔ چلی اور یوراگوئے کا دورہ کریں گے۔ انہوں نے مزید بتایا۔ کہ عرب لیگ نے بیرونی ممالک خصوصاً ان ممالک سے اپنے سفارتی تعلقات اور مضبوط کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ جہاں اسرائیل نے پراپیگنڈے کی سخت مہم شروع کر رکھی ہے۔

صدم انڈونیشیا کے دارالحکومت جاکرتہ میں گذشتہ شب وزیر اعظم انڈونیشیا کی صدارت میں قومی تحفظ کی کونسل کا اجلاس ہوا۔ جس میں تمام حفاظتی مسائل پر غور و خوض کیا گیا۔ اس سلسلہ میں وسط جنوری میں ایک کانفرنس بھی منعقد ہوگی جس میں قومی تحفظ کے جملہ مسائل پر غور کیا جائیگا۔

٭ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہے سو

بہار اب جو دنیا میں آئی ہوئی ہے
یہ سب پود اسی کی لگائی ہوئی ہے

اگر اشتراکیت کی روک تھام نہ کی گئی تو تیسری عالمگیر جنگ ناگزیر ہے

واشنگٹن ۶ ؍جنوری۔ امریکی ایوان نمائندگان کی "اشتراکی جارحیت" سے متعلقہ کمیٹی نے امریکہ اور دوسری آزاد قوموں کو انتباہ کیا ہے۔ کہ اگر اشتراکیت کے فروغ و ترقی کا کوئی سد باب نہ کیا گیا۔ تو تیسری عالمگیر جنگ ناگزیر ہو جائے گی۔ کمیٹی نے اشتراکیت کی روک تھام کے لئے مثبت سیاسی مہم شروع کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ کمیٹی نے یہ مشورہ اپنی رپورٹ میں دیا ہے جو کہ دو سال کی محنت شاقہ کے بعد مرتب کی گئی ہے۔ ان دو سالوں میں کمیٹی نے مختلف شہادتیں قلمبند کیں۔ اور آہنی پردہ کے اس پار بسنے والے لوگوں کی حالتِ زار کا جائزہ لیا۔ اس کمیٹی کے صدر جارج جے کرسٹن (وسکانسن) ہیں۔ کمیٹی نے اشتراکیت کے ایک ساتھ زندہ رہنے کے نظریے کو مسترد کر دیا ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ جنگ کے خوف نے انسانی اذہان کو مفلوج کر رکھا ہے۔ اور آزاد انسانوں کی تخلیقی صلاحیتوں کو تباہ کر دیا ہے۔ کمیٹی نے یہ سفارش کی ہے۔ کہ امریکہ بین الاقوامی اشتراکی سازش کے خلاف فوراً ایک مثبت سیاسی مہم کا آغاز کرے۔ کمیٹی نے اس بات پر بھی زور دیا۔ کہ صدر آئزن ہاور آزاد غیر اشتراکی اقوام کی ایک کانفرنس کریں۔ جس میں اشتراکیت کے خطرے سے عہدہ برآ ہونے کے طریقوں اور ذرائع پر غور کیا جائے۔

جاپانی پارلیمنٹ توڑ دی جائیگی

ٹوکیو ۶ ؍جنوری۔ جاپانی کابینہ کے چیف سکرٹری نے بتایا ہے۔ کہ حکومت جاپان نے ۲۲ یا ۲۵ جنوری سے پارلیمنٹ کے ایوانِ زیریں کو توڑنے کا فیصلہ کیا ہے۔ تاکہ فروری کے اواخر میں عام انتخابات کرائے جائیں۔ مسٹر ہوتو مایا نے وزارتِ عظمیٰ کا عہدہ سنبھالنے کے بعد اعلان کیا تھا۔ کہ وہ ملک میں جلد سے جلد عام انتخابات کرائیں گے۔ اسی اعلان کی بناء پر سوشلسٹوں نے ان کی حمایت کا فیصلہ کیا تھا۔

پاک ہند جھگڑے طے کرنے کے لئے فضا سازگار ہے

احمد آباد ۶ ؍جنوری۔ پنڈت نہرو نے ۲ لاکھ کے ایک مجمع میں تقریر کرتے ہوئے یہ امید ظاہر کی کہ پاکستان اور ہندوستان کے متنازعہ فیہ مسائل اطمینان بخش طور پر حل ہو جائیں گے۔ آپ نے کہا۔ کہ [illegible] ملکوں میں جتنی فضا آج کل سازگار ہے۔ اتنی پہلے کبھی نہ تھی۔ اگرچہ حکومتوں میں اختلافات ہیں۔ لیکن اس کا عوام پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ اور یہ سب سے بڑی خوش قسمتی ہے۔

مغربی پاکستان کے سکرٹریٹ کی تنظیم اور سروسز کمیٹیوں کی رپورٹیں مکمل ہو گئیں

لاہور ۶ ؍جنوری۔ مغربی پاکستان کے سکرٹریٹ کی تنظیم اور سروسز کو ملانے والی کمیٹیوں نے عبوری رپورٹیں مکمل کر کے پشاور بھیج دی ہیں۔ جہاں انتظامی کونسل ۸ ؍جنوری کو ان رپورٹوں پر غور کر کے مناسب فیصلے کریگی۔ دریں اثناء کمیٹیوں کے ارکان لاہور میں مزید کام جاری رکھیں گے۔ موجودہ صوبوں اور ریاستوں کے مختلف محکموں کے اعلیٰ احکام پر مشتمل سب کمیٹیوں کے اجلاس آج بھی ہوئے۔ اور محکموں کی تنظیم نو کے مسئلے پر غور ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ اعلیٰ حکام فی الحال ایک ہی قسم کے محکموں کی ہیئت میں موجودہ اختلافات اور محکموں کو ملانے کی صورت میں پیدا ہونے والی مشکلات کا جائزہ لے رہے ہیں۔ آج سے محکمہ تعمیرات محکمہ انہار محکمہ زراعت اور محکمہ صنعت کے علاوہ محکمہ بحالیات سے متعلقہ سب کمیٹی نے بھی کام شروع کر دیا ہے۔

مشرقی انڈونیشیا میں حالتِ جنگ کا اعلان کر دیا گیا

ہیگ ۶ ؍جنوری۔ انڈونیشیا کی حکومت نے مشرقی انڈونیشیا کے ملکی جزائر کے ساتھ آج سے حالتِ جنگ کا اعلان کر دیا ہے۔ یہ وہ علاقہ ہے۔ جس نے انڈونیشیا کی حکومت سے خود مختاری کا مطالبہ کیا۔ اور ساتھ ہی اپنے آپ کو جنوبی ملکا کی جمہوریہ ہونے کا اعلان کر دیا ہے۔ ور آنحالیکہ اسے دنیا کی کوئی حکومت تسلیم نہیں کرتی۔ غیر سرکاری اطلاعات میں یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ جس علاقہ میں حالتِ جنگ کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس کے ایک جزیرہ امبن میں گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ ۳۴

جماعت احمدیہ کے جاں فروش مجاہد اکناف عالم میں اشاعت اسلام کا فریضہ نہایت خوش اسلوبی سے ادا کر رہے ہیں

انڈونیشیا میں ہر چھوٹا بڑا ان کے تبحر علمی اور دینی خدمات کا دل سے معترف ہے

جامعہ احمدیہ کی استقبالیہ دعوت میں انڈونیشیا اور ٹرینی داد سے آئے ہوئے مہمانوں کی ایمان افروز تقاریر

ربوہ ۶ جنوری۔ کل جامعہ احمدیہ احمد نگر کی طرف سے مبلغ انڈونیشیا مکرم مولوی عبدالواحد صاحب سماٹری، جماعتہائے احمدیہ انڈونیشیا کے نائب صدر مکرم راڈن ہدایت صاحب اور ٹرینی داد کے مکرم حنیف یعقوب صاحب کے اعزاز میں جس محفل استقبال کا اہتمام کیا گیا تھا اس میں مکرم راڈن ہدایت صاحب اور مکرم حنیف یعقوب صاحب نے اپنے ذاتی مشاہدہ کی بنا پر اطراف و اکناف عالم میں فریضۂ تبلیغ ادا کرنے والے جانفروش مجاہدین احمدیت کی انتھک مساعی کو خراج تحسین پیش کیا۔ انہوں نے کہا بالخصوص انڈونیشیا اور ٹرینی داد میں احمدی مبلغین کے تبحر علمی اور دینی خدمات کا سکہ بیٹھا ہوا ہے اور وہاں عوام و خواص اس بات کے دل سے معترف ہیں کہ اگر عیسائیت کا کوئی مقابلہ کر سکتا ہے تو وہ اسلام کے صرف یہی جاں فروش مجاہد ہیں۔ اس موقعہ پر مبلغ سلسلہ مکرم مولوی عبدالواحد صاحب سماٹری نے بھی جو جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل ہیں، انڈونیشیا میں تبلیغ اسلام کے نہایت ایمان افروز حالات بیان کئے۔

بین الاقوامی برادری

جامعہ احمدیہ احمد نگر کے صحن میں منعقد ہونے والا یہ اجتماع ایک عجیب بین الاقوامی برادری کا منظر پیش کر رہا تھا کیونکہ اس میں مقامی احباب کے علاوہ اطراف و جوانب عالم سے آئے ہوئے وہ احمدی طلبہ بھی موجود تھے جو جامعہ احمدیہ میں علم دین حاصل کر رہے ہیں چنانچہ چین کے محمد عثمان اور محمد ابراہیم گولڈ کوسٹ (مغربی افریقہ) کے عبدالوہاب اور بشیر بن صالح انڈونیشیا کے منصور ہدایت اللہ اور عدن کے محمود عبداللہ الشبوطی۔ پاکستانی طلبہ کے دوش بدوش معزز مہمانوں اور بزرگان سلسلہ کی تقاریر ہمہ تن گوش بنے سن رہے تھے۔

استقبالیہ تقریب

اس استقبالیہ تقریب کی کارروائی مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین ربوہ کی صدارت میں شروع ہوئی۔ جامعہ احمدیہ کے ایک انڈونیشین طالبعلم منصور ہدایت اللہ صاحب نے قرآن مجید کا ایک رکوع تلاوت کیا۔ اس کے بعد عبدالکریم صاحب خادم نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی بعدہٗ مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری پرنسپل جامعہ احمدیہ نے جامعہ کے اساتذہ کی طرف سے معزز مہمانوں کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ آپ نے فرمایا۔ آج ہم اپنے معزز مہمانوں کو اپنے درمیان دیکھ کر بیحد مسرور ہیں اور یہ امر تو بالخصوص ہمارے لئے از حد خوشی کا موجب ہے کہ جامعہ احمدیہ کا ایک فارغ التحصیل عرصہ دراز تک اپنے وطن انڈونیشیا میں فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے بعد مرکز سلسلہ میں ہمارے درمیان واپس آیا ہے۔ آپ نے فرمایا مکرم مولوی عبدالواحد صاحب سماٹری جامعہ احمدیہ قادیان میں کئی سال تک علم دین حاصل کرتے رہے ہیں اس کے بعد آپ اپنے وطن واپس تشریف لے گئے۔ اور اب بیس اکیس سال تک اپنے ہم وطنوں کو پیغام حق پہنچانے کے بعد آپ یہاں واپس تشریف لائے ہیں۔

شاندار کارنامہ

تقریر جاری رکھتے ہوئے مکرم قاضی صاحب نے کہا۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو جامعہ احمدیہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل ایسا شاندار کام سرانجام دیا ہے جس کی دنیا میں اور کوئی نظیر نہیں ملتی۔ بے شک آج اسلامی ممالک میں بڑی بڑی یونیورسٹیاں قائم ہیں اور ان میں اسلامی علوم کی تعلیم دی جاتی ہے لیکن جامعہ احمدیہ وہ واحد ادارہ ہے جہاں اس غرض سے علم دین سکھایا جاتا ہے کہ اشاعت اسلام کے لئے مبلغ تیار کئے جائیں۔ چنانچہ ہم اس پر جس قدر بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کم ہے کہ آج جامعہ کے تیار کئے ہوئے مبلغین کے ذریعہ دنیا کے کونے کونے میں اعلاء کلمۃ الحق کا فریضہ نہایت احسن طریق پر ادا ہو رہا ہے اور اس کے نیک ثمرات ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ چنانچہ برادرم راڈن ہدایت اور برادرم حنیف یعقوب احمدی مبلغین کی تبلیغی جدوجہد کے ہی ثمرات ہیں۔ اسی طرح یہاں چین، افریقہ، انڈونیشیا اور عدن کے طلبہ بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ شہروں دیہات سے دور اس چھوٹی سی بستی میں حصول دین کے لئے اکناف عالم کے لوگوں کا جمع ہو جانا ایک محیر العقول کارنامے سے کم نہیں ہے اور اس بات پر گواہ ہے کہ ربوہ کی پاک بستی ایک زندہ و ست معجزہ ہے جو خاص اللہ تعالیٰ کے دست قدرت سے ظہور میں آیا ہے۔

دلی تڑپ کا اظہار

محترم قاضی صاحب کے بعد طلبائے جامعہ کی طرف سے بشیر الدین احمد صاحب نے معزز مہمانوں کی خدمت میں ایڈریس پیش کرتے ہوئے انہیں خلوص دل سے خوش آمدید کہا اور دلی تڑپ کے ساتھ اس عزم کا اظہار کیا کہ خدا وہ دن جلد لائے کہ جامعہ کے زیر تربیت طلباء بھی دیگر مجاہدین احمدیت کے دوش بدوش اشاعت اسلام کے جہاد کبیر میں حصہ لینے کی سعادت حاصل کریں۔

یاد ایام

جامعہ احمدیہ کے اساتذہ اور طلبہ کی اس پرخلوص خوش آمدید کے جواب میں مکرم مولوی عبدالواحد صاحب سماٹری نے اردو زبان میں ہی تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ میں جامعہ احمدیہ کا ایک پرانا طالب علم ہوں۔ آج سے بیس سال پیشتر کا منظر جبکہ میں جامعہ احمدیہ میں پڑھتا تھا میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ اور علی الخصوص اساتذہ کرام حضرت مولوی سرور شاہ صاحبؓ۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ اور حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحبؓ رضی اللہ عنہم کے مقدس چہرے تو مجھے اب بھی نظر آ رہے ہیں کہ جن سے میں نے تفسیر، حدیث اور فقہ کا علم سیکھا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ان پر ہزاروں ہزار رحمتیں نازل فرمائے۔ جب مکرم مولوی عبدالواحد صاحب نے اپنے ان بلند پایہ اساتذہ کرام کا ذکر فرمایا تو ان پر رقت طاری ہو گئی اور وہ ضبط کے باوجود اپنی تقریر کو روانی کے ساتھ جاری نہ رکھ سکے۔

انڈونیشیا میں تبلیغ اسلام

چند سیکنڈ میں اپنی طبیعت کو سنبھالنے کے بعد آپ نے اپنا خطاب جاری رکھتے ہوئے انڈونیشیا میں تبلیغ اسلام کے ایمان افروز حالات بیان کئے۔ آپ نے بتایا کہ وہاں اب بفضلہ تعالیٰ ۱۸ جماعتیں قائم ہیں۔ جن میں اس وقت بارہ مبلغ کام کر رہے ہیں ان میں سے نو مرکزی مبلغ ہیں اور تین خاص انڈونیشیا ہی کے رہنے والے ہیں۔ ان مبلغین کی تبلیغی جدوجہد کے نتیجہ میں یہ بات وہاں کے ہر چھوٹے بڑے کے دل میں اچھی طرح راسخ ہو چکی ہے کہ اگر اسلام کی طرف سے عیسائیت کا کوئی جماعت کامیاب مقابلہ کر سکتی ہے تو وہ صرف جماعت احمدیہ ہی ہے آپ نے انڈونیشیا کی مذہبی حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ ہمارا ملک احمدیت کی ترقی کے لحاظ سے بہت زرخیز ملک ہے۔ اگر ہماری تبلیغی جدوجہد اسی طرح جاری رہی اور اس میں خدا نے برکت ڈالی تو وہ وقت دور نہیں ہے کہ بعض چھوٹے چھوٹے جزائر کی پوری پوری آبادی احمدیت قبول کر لے۔

دنگ کر دینے والا علم

آپ کے بعد مکرم راڈن ہدایت صاحب نے انڈونیشی زبان میں طلبہ جامعہ سے خطاب کیا۔ اور انہیں ان کی اس خوش بختی پر مبارکباد پیش کی کہ وہ ایک ایسا علم سیکھ رہے ہیں کہ جس کے آگے دنیا کا ہر علم ہیچ ہے۔ آپ نے کہا اسی جامعہ کے پڑھے ہوئے جو مبلغ انڈونیشیا میں فریضۂ تبلیغ ادا کر رہے ہیں۔ انہوں نے وہاں اپنی تبحر علمی کی دھاک بٹھا دی ہے اور تمام دوسرے علماء کو یہ محسوس کرا دیا ہے کہ وہ ان کے سامنے نہیں ٹھہر سکتے۔ پس آپ لوگ خوش قسمت ہیں کہ ایک دنیا کو دنگ کر دینے والا علم سیکھ رہے ہیں۔ آپ دل لگا کر پوری محنت سے یہ علم سیکھیں تا آپ اپنے پیش رو حضرات کی روایات کو زندہ رکھ سکیں۔ مکرم مولوی عبدالواحد صاحب سماٹری آپ کی اس تقریر کا ترجمہ احباب کو ساتھ ساتھ اردو میں سناتے رہے۔

زندہ خدا کا زندہ نشان

ٹرینی داد کے حنیف یعقوب صاحب نے انگریزی زبان میں ایک نہایت ولولہ انگیز تقریر کرتے ہوئے احمدی مبلغین کو ان کی جانفروشانہ مساعی پر نہایت شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ احمدیت زندہ خدا کا ایک زندہ نشان ہے۔ کہنے کو تو سب ہی خدا کی ہستی پر ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن احمدیت کا خدا آج بھی بندوں سے اسی طرح ہمکلام ہوتا ہے جس طرح وہ ماضی میں ہوا کرتا تھا۔ پس احمدیت انسان کو خدا کا پتہ ہی نہیں دیتی بلکہ اس سے ہمکلام کراتی ہے۔ یہی اس کی وہ نمایاں خصوصیت ہے جس نے ہزارہ مخالفتوں کے باوجود اسے آج کے دم تک زندہ رکھا ہے اور انشاء اللہ یہی خصوصیت اسے ہمیشہ ہمیش زندہ رکھنے کا موجب ثابت ہوگی۔ آپ نے ٹرینی داد میں مولوی محمد اسحٰق صاحب ساقی کی تبلیغی مساعی کو بے حد سراہا اور اس پر تفصیل سے روشنی ڈالی کہ انہیں مکرم ساقی صاحب کے ذریعہ قبول احمدیت کی کیوں کر توفیق ملی۔

طلبہ کو نصیحت

آخر میں صاحب صدر مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے ایک مختصر سی تقریر میں طلبہ کو اس حقیقت کی طرف توجہ دلائی کوئی قوم اس وقت تک زندہ نہیں رہ سکتی جب تک اس کے خلف اپنے سلف سے بڑھنے کی کوشش نہ کریں۔

آپ نے مکرم عبدالواحد صاحب۔ مکرم راڈن ہدایت صاحب اور مکرم حنیف یعقوب صاحب کی تقاریر کے اہم نکات بیان کرنے کے بعد طلبہ کو نصیحت کی کہ وہ اپنے آپ کو نئی ذمہ واریوں کے لئے تیار کریں۔ وقت ضائع نہ ہونے دیں اور اپنے وجود کو خدا نما وجود بنانے کی کوشش کریں۔ کیونکہ اس کے بغیر اشاعت دین کے اہم کام میں خاطر خواہ کامیابی ممکن نہیں۔ صاحب صدر کی تقریر کے بعد ایک پرسوز دعا پر یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔